الطریقۃ المحمدیۃ

گنہگاری سے اطاعت اور اتباع کا سفر

دل

جہنم میں لے جانے والا دل

تکبر ، بغض ، خود پسندی ، ریا اور عنادسے بھرا دل

اخلاق رزیلہ اور برائیاں

غصہ
طمع
حرص

بخل
حسد
دروغ

تکبر
خود پسندی
ریا

نفاق
حب جاہ
حقد

شہوت
حب دنیا
کفر

لمبی امیدیں
عجب

نفس ا مّا رہ کاغلام دل

یہ اس دل کی حا لت ہے جس پراسکے گناہوں کی وجہ سے بری صفات نے قبضہ کر لیا ہے ان میں سے ایک بری صفت دوسری بری صفات کے پیدا ہونے کا ذریعہ بنتی ہے ۔

بری صفات

ایک بری صفت

مثلاً حسد
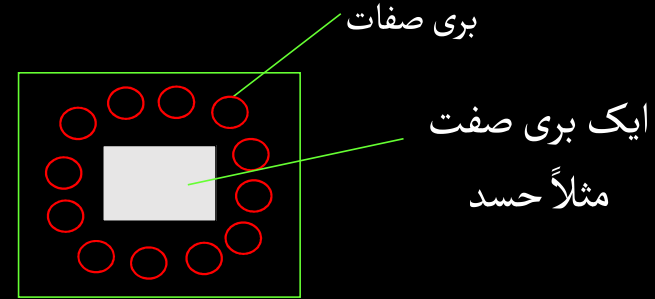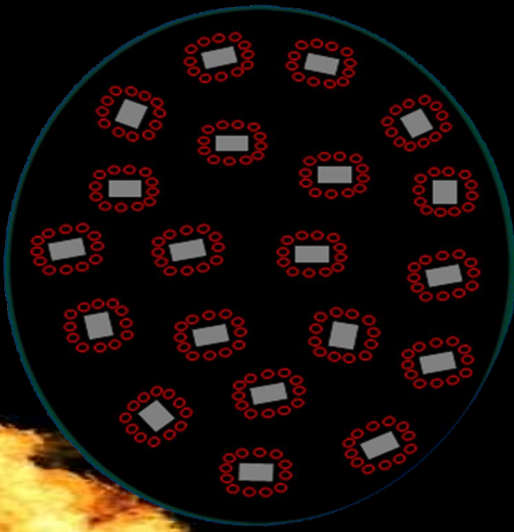
یہ ایک بری صفت کی مثا ل ہے جب وہ دل میں قا ئم ہو جا ئے تو بہت سی اور بری صفتوں کاذریعہ بنتی ہے ۔

دل کی اصلاح کس طرح ممکن ہے

شکر

عاجزی

توبہ

اخلاص

دل میں اچھی صفات پیدا کرنے سے

عاجزی کے دس درجات

پہلا درجہ: یہ سوچنا اور یقین رکھنا کہ دوسرے مسلمان آپ سے بہتر ہیں اور انہیں اپنے سے کمتر یا نیچا نہ سمجھنا ۔

عاجزی کے دس درجات

دوسرا درجہ: اگر دنیاوی معاملات کی وجہ سے کسی سے نفرت یا بغض پیدا ہوگیا ہو تو اسے دور کردینا خاص طور پر اپنے خاندان کے افراد اور قریبی دوستوں سے۔

عاجزی کے دس درجات

تیسرا درجہ: اگر کوئی بھی نیک کام کریں تو رد عمل کے طور پر اسکی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کریں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور شفقت کی وجہ سے ہوا کہ بندہ یہ نیک کام کرنے کے قابل بنا اور مزید عاجزی کا اظہار کریں کہ تمام اچھے اور برے اعمال کا علم اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ہمارے آقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے ذریعہ دیا۔ اللہ نے ہی یہ جگہ ، وقت ، عقل ، جسم اور دماغ دیا جن کے ذریعہ سے بندہ اچھے اعمال کر رہا ہےتو اچھے اعمال کے رد عمل میں بندے میں خود پسندی ، تکبر اور اپنی بڑائی کا احساس پیدا نہیں ہونا چاہیئے بلکہ بندے کو مخلوق کی جانب عاجزی کا اظہار کر کے مزید عاجزی اور انکساری پیدا کرنی چاہیئے۔
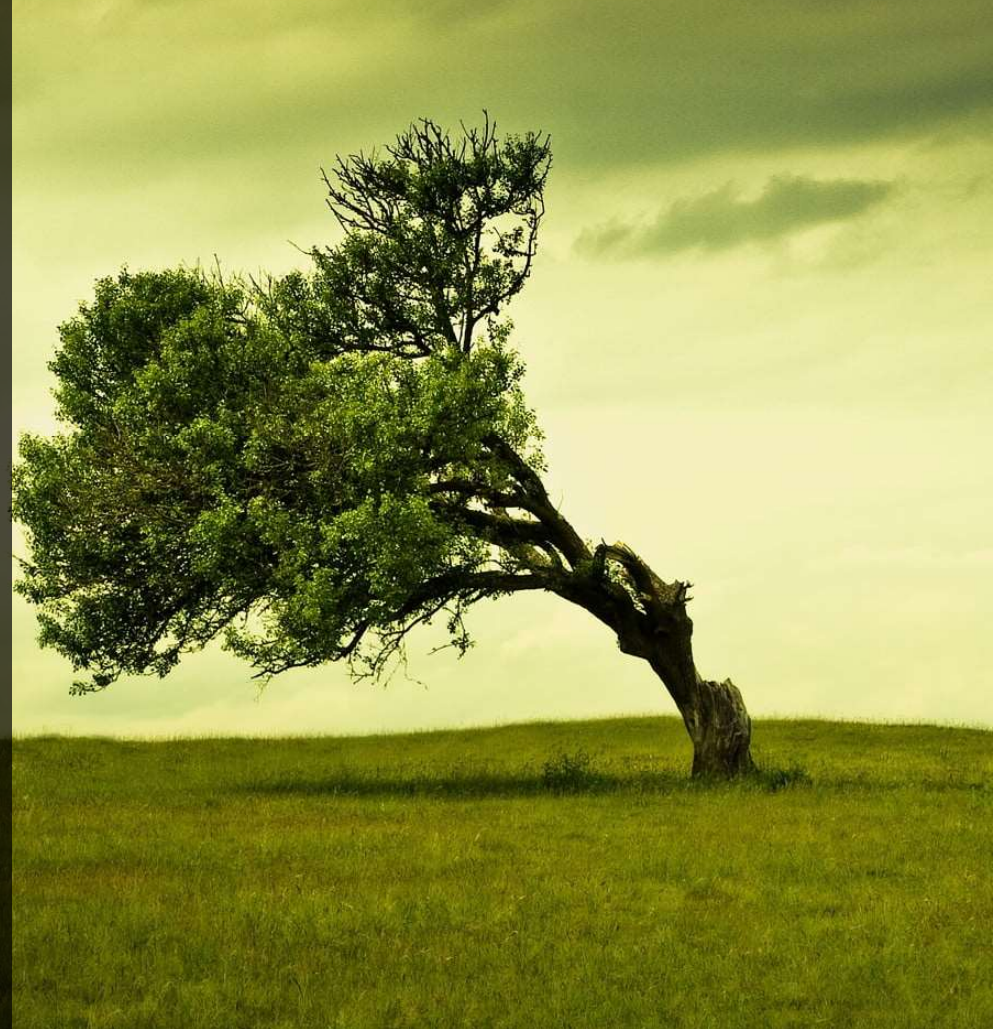
عاجزی کے دس درجات

چوتھا درجہ: اللہ تعالیٰ ، رسول اللہ ﷺ اور دوسرے مسلمانوں کے ساتھ عملی طور پر عاجزی اور انکساری کا اظہار کریں۔ اس درجے میں عملی طور پر انکساری کا اظہار کرنا سکھایا جائے گا۔اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی کا اظہار اس طرح کریں کہ اس کے حکم کے سامنے اپنے نفس کی خواہش کو ترک کردیں۔ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے طریقہ زندگی کے مقابلہ میں دوسرے طریقے اور رسم و رواج کو چھوڑ دیں۔ مسلمانوں سے اپنے حقوق کا سختی سے مطالبہ نہ کریں اور ان کے حقوق بغیر مطالبہ کے ادا کریں اور کسی پر اپنا ذاتی بوجھ نہ ڈالیں۔

عاجزی کے دس درجات

پانچواں درجہ: اب خدمت کرنی ہے ۔ اپنی خوشی کے ساتھ اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے جب بھی آپ کہیں دوسرے بھائیوں کے ساتھ یا کسی مجلس میں بیٹھیں تو خدمت کریں مثلاًدروازہ کھولنا ، کھانا دینا یا چائے بنانا وغیرہ۔

عاجزی کے دس درجات

چھٹا درجہ: جب اپنے سے بڑے ، چھوٹے یا درمیانی عمر کے مرد یا عورت ملیں تو دل کی گہرائیوں سے ان کے لئے دعا کریں۔ مثال کے طور پر اگر کسی نوجوان مسلمان کو دیکھیں تو اس کے لئے دعا کریں کہ یہ ایک نیک مسلمان بنے اور اس کی شادی کسی نیک مسلمان عورت سے ہو۔ یا کسی غیر مسلم کو دیکھیں تواس کے لئے دعا کریں کہ یہ مسلمان ہو جائے اور اس کا خاتمہ ایمان پر ہو۔

عاجزی کے دس درجات

ساتواں درجہ: یہ یقین رکھیں کہ تمام اچھائی اور ہر طرح کی نعمت میری طرف سے نہیں ہے اور نہ ہی میں اس کا پیدا کرنے والا ہوں بلکہ یہ اللہ کی طرف سے تحفہ ہے جس کا میں مستحق بھی نہیں۔ جیسا کہ ٹی وی سکرین پر یا شیشے میں جو عکس بنتا ہے وہ شیشے نے پیدا نہیں کیا نہ ہی وہ شیشہ کہہ سکتا ہے کہ یہ میری ملکیت ہے۔

عاجزی کے دس درجات

آٹھواں درجہ: یہ یقین رکھیں کہ میں اپنی پوری قابلیت اور صلاحیت کے مطابق اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کے دین کی خدمت نہیں کر رہا ۔

عاجزی کے دس درجات

نواں درجہ : یہ یقین رکھیں کہ میں اللہ تعالیٰ کی اس طرح کبھی عبادت نہیں کر سکتا جس کا وہ حقدار ہے اور میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کبھی اس طرح ادا نہیں کر سکتا جس طرح کہ ان کے پورا کرنے کا حق ہے ۔

عاجزی کے دس درجات

دسواں درجہ: یہ یقین رکھیں کہ میں ابھی تک عاجزی حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں اور موت تک کوشش اور مجاہدہ کرتا رہوں گا۔ اس لیے یہ خیال نہ کریں کہ میں نے عاجزی اور انکساری حاصل کر لی ہے کیونکہ عاجزی اور انکساری کا مقام در حقیقت ایک اعلیٰ مقام ہے۔ اس لیے جو بندہ یہ سمجھے گا کہ میں نے کامل طور پر عاجزی کا مقام حاصل کر لیا ہے تو اس میں بھی خود پسندی اور تکبر پیدا ہو سکتا ہے مگر جب یہ کہے گا کہ میں اس کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں تو اس سے اس خیال کی جڑ کٹ جائے گی۔

روحانی صفات (عاجزی) عملی شیٹ

عاجزی سے متعلق ایک درجہ کی مشق کریں اور اگر ایک دن بھی اس درجہ کی خلاف ورزی ہو تو ، کراس لگا کر نئے سرے سے شروع کریں۔ جب تیس دن مسلسل ایک درجہ مکمل ہو جائے تو پھر اگلے درجہ کی مشق کریں۔

کوشش	تاریخ	دنوں کی تعداد																													درجہ
		1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	
1																																
2																																
3																																
4																																
5																																
6																																
7																																
8																																
9																																
10																																

عاجزی کے دس درجات

پہلا درجہ	دوسرا درجہ	تیسرا درجہ	چوتھا درجہ	پانچواں درجہ	چھٹا درجہ	ساتواں درجہ	آٹھواں درجہ	نواں درجہ	دسواں درجہ
یہ سوچنا اور یقین رکھنا کہ دوسرے مسلمان آپ سے بہتر ہیں اور انہیں اپنے سے کمتر یا نیچا نہ سمجھنا۔	اگر دنیاوی معاملات کی وجہ سے کسی سے نفرت یا بغض پیدا ہوگیا ہو تو اسے دور کردینا خاص طور پر اپنے خاندان کے افراد اور قریبی دوستوں	اگر کوئی بھی نیک کام کریں تو رد عمل کے طور پر اسکی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کریں۔	اللہ تعالیٰ، رسول اللہ ﷺ اور دوسرے مسلمانوں کے ساتھ عملی طور پر عاجزی اور انکساری کا اظہار کریں۔	اب خدمت کرنی ہے ۔	جب اپنے سے بڑے، چھوٹے یا درمیانی عمر کے مرد یا عورت ملیں تو دل کی گہرائیوں سے ان کے لئے دعا کریں۔	یہ یقین رکھیں کہ تمام اچھائی اور ہر طرح کی نعمت میری طرف سے نہیں ہے اور نہ ہی میں اس کا پیدا کرنے والا ہوں بلکہ یہ اللہ کی طرف سے تحفہ ہے جس کا میں مستحق بھی	یہ یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کے دین کی خدمت نہیں کر رہا ۔	میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کبھی اس طرح ادا نہیں کر سکتا جس طرح کہ ان کے پورا کرنے کا حق ہے ۔	عاجزی حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں اور موت تک کوشش اور مجاہدہ کرتا رہوں گا۔

اخلاص کے سات درجات

پہلا درجہ: تمام بڑے نیک کام مثلاروزانہ پانچ نمازیں ۔ذکر بندے کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کےلئے اورآخرت میں نجات اوراجرحاصل کرنے کےلئے کرنے چاہئیں۔

اخلاص کے سات درجات

دوسرا درجہ: تمام نیک اعمال صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کرنے چاہئیں۔ بندے کو اپنے احساسات کی پیروی نہیں کرنی چاہیے۔ مثال کے طورپر بعض اوقات آپ کااعمال کرنے کودل چاہتا ہے مگرکبھی کبھی آپکا رحجان اس طرف سے ہٹ جاتا ہے۔ دونوں باتیں ہی غلط ہیں کیونکہ ہم اپنے احوال اوراحساسات کے غلام نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اس لئے بندے کو اللہ تعالیٰ کی رضا کےلئے سب اعمال کرنے چاہیں خواہ دل چاہے یا نہ چاہے۔

اخلاص کے سات درجات

تیسرا درجہ: جب آپ اپنے نیک اعمال کریں تواللہ تعالیٰ کی رضا کو پہلی ترجیح دیں اورجنت کی تمنا اس لئے کریں کہ اس میں رب تعالیٰ کادیداراوررضا حاصل ہوگی۔

اخلاص کے سات درجات

چوتھا درجہ: جب اپنے اعمال کریں ان کو صرف اللہ تعالیٰ کےلئے کریں کہ اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کو مالک ہے۔ اونچے روحانی درجات ، مکاشفات اورکرامات حاصل کرنے کےلئے بھی اعمال نہ کریں کیونکہ یہ چیزیں اوراحوال صرف اللہ تعالیٰ تک پہنچنے میں رکاوٹ بن سکتے ہیں۔ اعمال صرف خالص اللہ تعالیٰ کےلئے کریں کیونکہ وہ ذات ایسی ہے کہ صرف وہی اس کی حقدار ہے۔

اخلاص کے سات درجات

پانچواں درجہ: اللہ تعالیٰ کی عبادت خالص طورپراللہ تعالیٰ کےلئے ہی کرنا کیونکہ جنت یاجہنم اوراس کے درجات کافیصلہ پہلے ہی ہوچکا ہے اوروہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔

اخلاص کے سات درجات

چھٹا درجہ: اللہ تعالیٰ کی عبادت بغیرکسی شرط کے کرنا اورکسی غرض اورضرورت کے ساتھ اس کو مشروط نہ کرنا ۔ امیری ہویاغریبی ، صحت ہویا بیماری ،عزت یا ذلت ، تنگی یاآسانی ، سکون یا بے سکونی غرض یہ کہ ان چیزوں کے ہونے یا نہ ہونے کے ساتھ عبادت کومتعلق نہ کرنا ۔

اخلاص کے سات درجات

ساتواں درجہ: اس بات پریقین رکھنا کہ میں ابھی تک اخلاص حاصل کرنے کی کوشش کررہا ہوں
اورموت تک اس کےلئے کوشش اورمجاہدہ کرتارہوں گا۔ اس طرح یہ خیال نہ کرنا کہ میں نے اخلاص
حاصل کرلیا ہے کیونکہ اخلاص کامقام درحقیقت ایک اعلیٰ مقام ہے۔ اس لئے جو بندہ یہ سمجھے گ
کہ میں نے کامل طورپراخلاص کامقام حاصل کرلیا ہے تو اس میں بھی خود پسندی
اورتکبرپیداہوسکتا ہے مگرجب یہ سمجھے گاکہ میں اس کو حال کرنے کی کوشش کررہاہوں تو اس
سے اس خیال کی جڑ کٹ جائے گی۔

روحانی صفات (اخلاص) عملی شیٹ

توبہ سے متعلق ایک درجہ کی مشق کریں اور اگر ایک دن بھی اس درجہ کی خلاف ورزی ہو تو ، کراس لگا کر نئے سرے سے شروع کریں۔ جب تیس دن مسلسل ایک درجہ مکمل ہو جائے تو پھر اگلے درجہ کی مشق کریں۔

کوشش	تاریخ	دنوں کی تعداد																														درجہ
		1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	
1																																
2																																
3																																
4																																
5																																
6																																
7																																
8																																
9																																
10																																

اخلاص کے سات درجات

پہلا درجہ	دوسرا درجہ	تیسرا درجہ	چوتھا درجہ	پانچواں درجہ	چھٹا درجہ	ساتواں درجہ
تمام بڑے نیک کام مثلاروزانہ پانچ نمازیں۔ذکر بندے کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کےلئے اورآخرت میں نجات اوراجرحاصل کرنے کےلئے کرنے چاہئیں۔	تمام نیک اعمال صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کرنے چاہئیں۔ بندے کو اپنے احساسات کی پیروی نہیں کرنی چاہیے۔	جب آپ اپنے نیک اعمال کریں تواللہ تعالیٰ کی رضا کو پہلی ترجیح دیں اورجنت کی تمنا اس لئے کریں کہ اس میں رب تعالیٰ کادیداراوررضا حاصل ہوگی۔	اونچے روحانی درجات، مکاشفات اورکرامات حاصل کرنے کےلئے بھی اعمال نہ کریں کیونکہ یہ چیزیں اوراحوال صرف اللہ تعالیٰ تک پہنچنے میں رکاوٹ بن سکتے ہیں۔	اللہ تعالیٰ کی عبادت خالص طورپراللہ تعالیٰ کےلئے ہی کرنا کیونکہ جنت یاجہنم اوراس کے درجات کافیصلہ پہلے ہی ہوچکا ہے اوروہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔	جااللہ تعالیٰ کی عبادت بغیرکسی شرط کے کرنا اورکسی غرض اورضرورت کے ساتھ اس کو مشروط نہ کرنا ۔ امیری ہویاغریبی، صحت ہویا بیماری ،عزت یا ذلت، تنگی یاآسانی ، سکون یا بے سکونی غرض یہ کہ ان چیزوں کے ہونے یا نہ ہونے کے ساتھ عبادت کومتعلق نہ کرنا۔	اس بات پریقین رکھنا کہ میں ابھی تک اخلاص حاصل کرنے کی کوشش کررہا ہوں اورموت تک اس کےلئے کوشش اورمجاہدہ کرتارہوں گا۔

توبہ کے نو درجات

پہلا درجہ: پورے اخلاص سے سب سے زیادہ بخشنے والے اللہ تعالیٰ سے کفراورشرک اورتمام غلط عقائد سے توبہ کرنا۔

توبہ کے نو درجات

دوسرادرجہ: پورے اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے جوسب سے زیادہ بخشنے والاہے ، جسم کے سات اعضاءکے گناہوں سے توبہ کرنا۔

توبہ کے نو درجات

تیسرادرجہ: پورے اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے جو سب سے زیادہ بخشنے والا ہےناپاک سوچوں سے توبہ کرنا اور ارادی بری سوچیں اور شیطانی وسوسوں کو آگے نہ بڑھانا۔

توبہ کے نو درجات

چوتھادرجہ: اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنا جو کہ سب سے زیادہ بخشنے والا ہے ان تمام برائیوں سے جو کہ بندے کے اندرہیں چاہے ارادی ہوں یا غیر ارادی۔
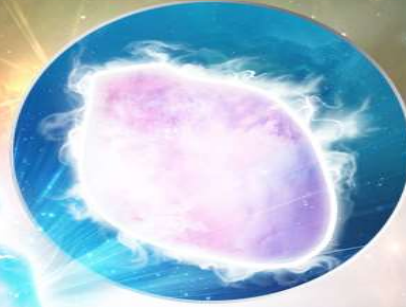
توبہ کے نو درجات

پانچواں درجہ: اللہ تعالیٰ جو سب سے زیادہ بخشنے والے ہیں ان سے تمام مکروہ اعمال سے بھی اخلاص کے ساتھ توبہ کرنا جو کہ جسم ، ذہن یا دل سے کئے ہیں۔

جسم
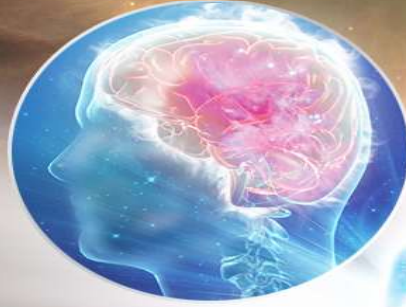
دماغ
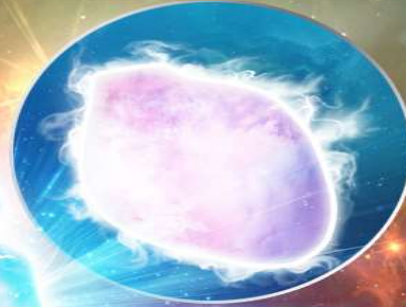
دل

توبہ کے نو درجات

چھٹادرجہ: اللہ تعالیٰ جو سب سے زیادہ معاف کرنے والا ہے ان سے پورے اخلاص کے ساتھ غیر اللہ کی تمام سوچوں سے توبہ کرنا اوردوبارہ اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنا۔ اگربندہ اللہ تعالیٰ سے غافل ہوجائے تواس بھول جانے پرتوبہ کرے اورپھر اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا۔

توبہ کے نو درجات

ساتواں درجہ: پورے اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے جو سب سے زیادہ معاف کرنے والا ہے ان تمام کمیوں اورکوتاہیوں سے توبہ کرنا جو اللہ تعالیٰ کی عبادت اورتابعداری کرنےمیں ہوئیں۔

توبہ کے نو درجات

آٹھواں درجہ: پورے اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے جو سب سے زیادہ معاف کرنے والا ہے توبہ کرنا ان تمام کمیوں اورکوتاہیوں کے لئے جوکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت میں ہوئیں۔

توبہ کے نو درجات

نواں درجہ: بندے کو اپنے آپ کو توبہ کے کامل مقام پرکبھی بھی فائز نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ وہ موت تک یہی سمجھے کہ میں توبہ کے اگلے مقامات کے حصول کی کوشش کرتارہوں گا۔ یہ ذہن میں رکھے حضور ﷺ جوہرقسم کے گناہ اورکمی سے پاک اورمعصوم تھے ہردن سترمرتبہ سے زیادہ توبہ واستغفارفرماتے۔ صحابہ رضوان اللہ اجمعین فرماتے ہیں کہ ایک مجلس میں کثرت سے ان الفاظ سے توبہ استغفار فرماتے۔ رب اغفرلی وتب علی انک انت التوب الرحیم (شمائل محمدیہ)۔

روحانی صفات (توبہ) عملی شیٹ

اخلاص سے متعلق ایک درجہ کی مشق کریں اور اگر ایک دن بھی اس درجہ کی خلاف ورزی ہو تو، کراس لگا کر نئے سرے سے شروع کریں۔
جب تیس دن مسلسل ایک درجہ مکمل ہو جائے تو پھر اگلے درجہ کی مشق کریں۔

کوشش	تاریخ	دنوں کی تعداد																														درجہ
		1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	
1																																
2																																
3																																
4																																
5																																
6																																
7																																
8																																
9																																
10																																

توبہ کے نو درجات

پہلا درجہ	دوسرا درجہ	تیسرا درجہ	چوتھا درجہ	پانچواں درجہ	چھٹا درجہ	ساتواں درجہ	آٹھواں درجہ	نواں درجہ
پورے اخلاص سے سب سے زیادہ بخشنے والے اللہ تعالیٰ سے کفراورشرک	پورے اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے جوسب سے زیادہ بخشنے والاہے، جسم	پورے اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے جو سب سے زیادہ بخشنے والا ہےناپاک سوچوں سے توبہ کرنا اور ارادی بری	اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنا جو کہ سب سے زیادہ بخشنے والا ہے ان تمام برائیوں سے جو کہ	اللہ تعالیٰ جو سب سے زیادہ بخشنے والے ہیں ان سے تمام مکروہ اعمال سے بھی اخلاص	اللہ تعالیٰ جو سب سے زیادہ معاف کرنے والا ہے ان سے پورے اخلاص کے ساتھ غیر اللہ کی تمام سوچوں سے	تمام کمیوں اورکوتاہیوں سے توبہ کرنا جو اللہ تعالیٰ کی عبادت	توبہ کرنا ان تمام کمیوں اورکوتاہیوں کے لئے جوکہ اللہ تعالیٰ کی	یہ ذہن میں رکھے حضور ﷺ جوہرقسم کے گناہ اورکمی سے پاک اورمعصوم تھے ہردن سترمرتبہ سے زیادہ توبہ واستغفارفرماتے۔

شکر کے سات درجات

پہلا درجہ: جب بھی کوئی جسمانی یا روحانی نعمت یا بھلائی ملے تو اس کی نسبت ذہنی اور روحانی طور پر اللہ کی طرف کریں، جس نے یہ نعمت اور بھلائی عطا کی ہے ۔ اللہ تعالیٰ کو بھول کر اس کی نسبت اپنی طرف یا اپنے ہنر یا صلاحیت کی طرف ہرگز نہ کریں۔

شکر کے سات درجات

دوسرا درجہ: جب کوئی مصیبت یا مسئلہ درپیش ہو تو بندے کو ذاتی طور پر اس کے پیچھے چھپی ہوئی اللہ تعالیٰ کی حکمت اور پیغام کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے اور اس کے مثبت پہلو پر غور کریں کیونکہ اس مصیبت کے پیچھے اللہ کی کوئی نعمت چھپی ہوگی۔ اس لئے بے صبری کا اظہار نہ کریں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کو نہ بھولیں۔

شکر کے سات درجات

تیسرا درجہ: اس بارے میں غور و فکر کریں کہ کہیں میں کوئی نعمت اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں تو استعمال نہیں کر رہا۔ خاص طور پر پہلے تین مرحلوں کے متعلق۔

شکر کے سات درجات

چوتھا درجہ: جب اپنے ارد گرد عالمی مصیبت دیکھیں اپنے علاقے میں یا دوسرے ممالک میں تو اس کے مثبت پہلو کو دیکھیں کیونکہ اس مصیبت کے پیچھے کوئی چھپی ہوئی نعمت ہوگی اس میں اللہ کی طرف سے سبق اور پیغامات ہوں گے۔

شکر کے سات درجات

پانچواں درجہ: اس بارے میں سوچیں کہ کس طرح ان نعمتوں میں دوسروں کو بھی شامل کیا جا سکتا ہے اور اللہ کی رضا کے لئے عمل شروع کر دیں۔

شکر کے سات درجات

چھٹا درجہ: دنیاوی نعمتوں کے اعتبار سے اپنے سے کم درجے والوں کو دیکھیں اور دینی اعتبار سے اپنے سے دین میں بلند درجے کے لوگوں کو دیکھیں۔

شکر کے سات درجات

ساتواں درجہ: یہ یقین رکھنا کہ میں ابھی تک شکر گزاری کی صفت حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں اور موت تک یہ کوشش اور مجاہدہ جاری رکھوں گا۔ یہ خیال نہ کرنا کہ میں نے شکر گزاری کی صفت حاصل کر لی ہے کیونکہ شکرکا مقام در حقیقت ایک اعلیٰ مقام ہے۔ جو بندہ یہ سمجھے گا کہ میں نے کامل طور پر شکر کا مقام حاصل کر لیا ہے تو اس میں بھی خود پسندی اور تکبر پیدا ہو سکتا ہے۔ مگر جب یہ سمجھے گا کہ میں اس کو حاصل کرنے کی کو شش کر رہا ہوں تو اس سے اس خیال کی جڑ کٹ جائے گی۔

روحانی صفات (شکر) عملی شیٹ

توبہ سے متعلق ایک درجہ کی مشق کریں اور اگر ایک دن بھی اس درجہ کی خلاف ورزی ہو تو، کراس لگا کر نئے سرے سے شروع کریں۔
جب تیس دن مسلسل ایک درجہ مکمل ہو جائے تو پھر اگلے درجہ کی مشق کریں۔

کوشش	تاریخ	دنوں کی تعداد																														درجہ
		1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	
1																																
2																																
3																																
4																																
5																																
6																																
7																																
8																																
9																																
10																																

اخلاص کے سات درجات

پہلا درجہ	دوسرا درجہ	تیسرا درجہ	چوتھا درجہ	پانچواں درجہ	چھٹا درجہ	ساتواں درجہ
جب بھی کوئی جسمانی یا روحانی نعمت یا بھلائی ملے تو اس کی نسبت ذہنی اور روحانی طور پر اللہ کی طرف کریں، جس نے یہ نعمت اور بھلائی عطا کی ہے ۔ اللہ تعالیٰ کو بھول کر اس کی نسبت اپنی	جب کوئی مصیبت یا مسئلہ درپیش ہو تو بندے کو ذاتی طور پر اس کے پیچھے چھپی ہوئی اللہ تعالیٰ کی حکمت اور پیغام کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے اور اس کے مثبت پہلو پر غور کریں کیونکہ اس مصیبت کے پیچھے اللہ کی کوئی	اس بارے میں غور و فکر کریں کہ کہیں میں کوئی نعمت اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں تو استعمال نہیں کر رہا۔ خاص طور پر پہلے تین مرحلوں	جب اپنے ارد گرد عالمی مصیبت دیکھیں اپنے علاقے میں یا دوسرے ممالک میں تو اس کے مثبت پہلو کو دیکھیں کیونکہ اس مصیبت کے پیچھے کوئی چھپی ہوئی	اس بارے میں سوچیں کہ کس طرح ان نعمتوں میں دوسروں کو بھی شامل کیا جا سکتا ہے اور اللہ کی رضا کے	دنیاوی نعمتوں کے اعتبار سے اپنے سے کم درجے والوں کو دیکھیں اور دینی اعتبار سے اپنے سے دین	یہ یقین رکھنا کہ میں ابھی تک شکر گزاری کی صفت حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں اور موت

نبی کریم ﷺ کا قلب انور کیسے اخلاق کا مرکز تھا

وَ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ ﴿۴﴾
سورۃ القلم
اور بے شک آپ کا اخلاق عظیم ہے۔

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتےہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "صدقہ مال کو کم نہیں کرتا، اور عفو و درگزر کرنے سے آدمی کی عزت بڑھتی ہے، اور جو شخص اللہ کے لیے تواضع و انکساری اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا رتبہ بلند فرما دیتا ہے" جامع الترمذی 2029۔

نبی کریم ﷺ کا قلب انور کیسا نرم تھا

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ
لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ
الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۪
فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ
وَشَاوِرْهُمْ فِى الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا
عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ
﴿ ۱۵۹ ﴾سورۃآل عمران

تو کیسی اللہ کی مہربانی ہے کہ اے
محبوب تم ان کے لئے نرم دل ہوئے
اور اگر تم مزاج سخت دل ہوتے تو
وہ ضرور تمہارے گرد سے پریشان
ہوجاتے تو تم انہیں معاف فرماؤ اور
ان کی شفاعت کرو اور کاموں میں ان
سے مشورہ لو اور جو کسی بات کا
ارادہ پکا کرلو تو اللہ پر بھروسہ کرو
بے شک توکل والے اللہ کو پیارے
ہیں۔

اس دن نہ مال کام آئے گا اور نہ بیٹے ، کامیاب وہی ہوگا جو قلب سلیم لے کر آیا

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر کوئی برا کلمہ نہیں آتا تھا اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے یہ ممکن تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم میں سب سے زیادہ عزیز مجھے وہ شخص ہے جس کی عادات و اخلاق سب سے عمدہ ہوں۔صحیح البخاری 3759

آپ اپنے دل کو کب اتباعِ رسول ﷺ تک پہنچائیں گے

اللہ
محمد
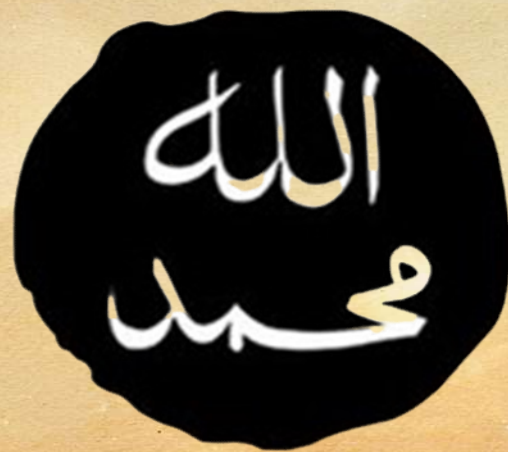
الطريقة المحمدية

کامل انسان کے لئے مکمل ضابطۂ حیات